

## 34571 - برے اخلاق ک#1740; مالک ب#1740; و#1740; کوطلاق

### سوال

میرے سالے کی بیوی اپنی ساس کے ساتھ برے اخلاق اور بے ادبی سے پیش آتی اور اس کی ہمیشہ بے عزتی کرتی ہے ، ساس میری بیوی کو ٹیلی فون کر کے بہو سے تنگ آکر روتی ہے میری ساس کی ایک ہی بیٹی اور ایک بیٹا ہے ، کئی بار شکوی شکایت کے بعد انہوں نے بہو کے گھروالوں سے بات کر کے ان کی بیٹی معاملات کی شکایت بھی کی لیکن کوئی فائدہ نہیں -

اور نہ ہی معاملہ سدھرتا نظر آتا ہے اس لیے انہوں نے طلاق کا سوچا اور اسے طلاق دے دی تو کیا ایسا کرنا صحیح تھا ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

الحمد لله

اصل میں طلاق مکروہ ہے جس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

جولوگ اپنی بیویوں سے ایلاء کرتے ہیں وہ چار مہینے انتظار کریں اگر تو وہ باز آجائیں اور واپس آجائیں تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے ، اور اگر وہ طلاق دینے کا عزم کر لیں تو اللہ تعالیٰ سننے اور جاننے والا ہے -

اللہ تعالیٰ نے لوٹنے کے بارہ میں فرمایا کہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے ، اور طلاق میں فرمایا : سننے والا اور جاننے والا ہے تو اس میں کچھ تہدید اور ڈراویا ہے جو اس پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں طلاق مکروہ اور ناپسندیدہ ہے -

لیکن بعض اوقات حالات ایسے پیدا ہوجاتے ہیں کہ طلاق کے بغیر کوئی چارہ ہی نہیں ہوتا ، بلکہ بعض اوقات تو معاملہ طلاق کے وجوب تک جا پہنچتا ہے ، تو جو حالات سائل نے ذکر کیے ہیں اس میں ہوسکتا ہے کہ مناسب حل طلاق ہی ہو -

اس لیے کہ خاوند کے بیوی پر حقوق میں شامل ہے کہ وہ اس کے خاندان والوں کی عزت و توقیر اور احترام کرے ، اور پھر خاص کر ساس جو کہ خاوند کی والدہ بھی ہے کیونکہ آدمی پر والدہ کا حق بیوی کے حق سے مقدم ہے ، تو اس لیے بیوی کو خاوند کی والدہ کے بارہ میں ادب و احترام اور صلہ رحمی میں خاوند کا معاون و مددگار ہونا چاہیے

علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کہ طلاق ضرورت کے وقت مباح ہے ( جب اس کی ضرورت پیش آئے بیوی کے برے اخلاق اور اس کی بری معاشرت اور رہن سہن اور بغیر کسی غرض کے ضرر اور نقصان دینے کی حالت میں ) دیکھیں المغنی ابن قدامہ ( 10 / 324 ) -

واللہ اعلم .